

**FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION  
COMPETITIVE EXAMINATION FOR - 2018  
RECRUITMENT TO POSTS IN BS-17  
UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT**

Roll Number

**URDU LITERATURE**

|   |                          |  |
|---|--------------------------|--|
| TIME ALLOWED: THREE HOURS<br>PART-I(MCQs): MAXIMUM 30 MINUTES   | PART-I (MCQs)<br>PART-II | MAXIMUM MARKS = 20<br>MAXIMUM MARKS = 80 |
| <b>NOTE:</b> (i) Part-II is to be attempted on the separate Answer Book.<br>(ii) Attempt ALL questions.<br>(iii) All the parts (if any) of each Question must be attempted at one place instead of at different places.<br>(iv) Candidate must write Q. No. in the Answer Book in accordance with Q. No. in the Q. Paper.<br>(v) No Page/Space be left blank between the answers. All the blank pages of Answer Book must be crossed.<br>(vi) Extra attempt of any question or any part of the attempted question will not be considered. |                          |  |

**PART - II**

(15)

سوال نمبر 2 (الف) درج ذیل میں سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

- جزء اول** (۱) آگئی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے  
 عشت قطڑہ ہے دریا میں فنا ہو جانا  
 درد کا حادثے گزرنما ہے دوا ہو جانا  
 (۲) مدعا عنقا ہے اپنے علم تقریر کا  
 ایماں مجھے روکے ہے، جو کھینچے ہے مجھے کفر!  
 (۳) عاشقی صبر طلب اور تمنا بے تاب  
 دل کا کیارنگ کروں خون جگر ہونے تک  
 (۴) کعبہ مرے پیچھے ہے، کلیسا مرے آگے  
 (۵) مل ہی جائے گارنگاں کا سراغ  
 اور کچھ دن پھر و اوس اُداس  
**جزء دوم** خود میں ڈوب جانماں! یہ سر زندگانی ہے  
 نکل کر حلقة شام و تحریر سے جاؤ داں ہو جا  
 شبستانِ محبت میں حریر و پر نیاں ہو جا  
 گلستان راہ میں آئے تجوئے نغمہ خواں ہو جا  
 نہیں ہے تھے سے بڑھ کر سازِ فطرت میں نوکوئی

(10)

(ب) مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک سوال کا جواب دیجیے۔

”شبِ رفتہ“ کے حوالے سے مجید امجد کی نظم نگاری کی فکری اور محسوساتی جھتوں کا احاطہ کیجیے۔

فیض نے اردو کی کلاسیکی شاعری کی اعلیٰ روایات اور اظہار کے سانچوں میں جدید موضوعات اور نئی حیات کو داخل کیا۔ تفصیلی بحث کیجیے۔

سوال نمبر 3 (الف): سیرت النبی ایک ادبی شاہ کار ہے۔ اس کا مقدمہ میں علامہ شبلی نے سیرت کے لیے جن اصولوں کا ذکر کیا ہے، وہ کیا ہیں اور ان پر شبلی کی

یہ کتاب کہاں تک پورا اترتی ہے؟

یا

مشتاق احمد یوسفی نے کن کن و سیلوں سے مزاح پیدا کیا ہے؟ ”آب گم“ کی روشنی میں تفصیل سے بیان کیجیے۔

(10)

(ب) مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح کیجیے نیز مضمون کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیے۔

”تہا آدمی کی سوچ اُس کی انگلی پکڑ کے کشاں کشاں ہر چھوڑی ہوئی شاہراہ، ایک ایک پگڈٹھڈی، گلی کوچے اور چوراہے پر لے جاتی ہے۔ جہاں جہاں راستے بدلتے تھے، اب وہاں کھڑے ہو کر انسان پر منکش ف ہوتا ہے کہ درحقیقت راستے نہیں بدلتے، انسان خود بدل جاتا ہے۔ سڑک کہیں نہیں جاتی۔ وہ تو وہیں کی وہیں رہتی ہیں۔ مسافر کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔ راہ کبھی گم نہیں ہوتی۔ راہ والے گم ہو جاتے ہیں۔“

یا

”اے پہلی بار یاد آیا کہ وہ تو خالی ہاتھ لا ہو رجارتی تھی۔ وہ تو اپنی کمائی گھر ہی میں بھول آئی تھی۔ اُس کا کفن تو وہیں بکے میں رکھا رہ گیا تھا۔ زندگی سے اتنی محبت بھی کیا کہ انسان اسے بچانے کے لیے بھاگے تو اپنا کفن ہی بھول جائے۔ اور یہ کافن اُس نے کتنی مشقت سے تیار کیا تھا۔ اور اس پر کتنے چاؤ سے کلمہ شہادت لکھوا یا تھا خاک پاک سے۔ اچھے کافن اور اچھے جنازے ہی کے لیے تو وہ اب تک زندہ تھی۔“

## URDU LITERATURE

سوال نمبر 4:

کسی ایک نشر پارے کی تلخیص کیجیے۔

(10)

(1) ”شاعری کیا ہے؟ قریب قریب ایک دوسرے سوال ہے جیسا کہ یہ سوال کہ شاعر کیا ہے؟ ایک کا جواب دوسرے کا جواب ہے۔ کیوں کہ یہ ایک ایسا فرق ہے جو خود شاعرانہ فطرت کا نتیجہ ہے۔ شاعر انہ فطرت خود شاعر کے ذہن کے خیالات، جذبات اور تصوروں کو سہارا دیتی ہے اور انہیں تبدیل کرتی رہتی ہے۔ شاعر، اپنے عالم کمال میں، انسان کی ساری روح کو حرکت میں لے آتا ہے۔ انسان کی ساری صلاحیتوں کو، ان کی اضافی قدر و قیمت اور منصب و رتبہ کے مطابق ایک دوسرے کے ماتحت لے آتا ہے۔ وہ ہم آہنگی اور اتحاد کی روح پیدا کرتا ہے جو ایک دوسرے سے پیوستہ اور ایک جان کر دیتی ہے۔ عمل وہ اس امتزاجی اور جادو بھری قوت کے ذریعے کرتا ہے جس کو تخلیل کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ قوت پہلے ارادہ اور تفہیم کے ذریعے عمل میں آتی ہے اور پھر ان کے ناگزیر اور اٹل کنٹروں — حالانکہ یہ کنٹروں بہت دھیما اور چھپا ہوا ہوتا ہے — کے ذریعے متضاد یا بے ربط صفات کے درمیان توازن اور مفاہمت پیدا کر کے خود کو ظاہر کرتی ہے۔“

یا

(2) ”آدمی کسی نہ کسی معاشرے میں زندگی بس رکرتا ہے اور کوئی بھی معاشرہ ایسا نہیں ہے جس پر ایک خول روایات کہن کا چڑھا ہوانہ ہو۔ جس میں زندگی بس رکرنے، اشیابانے، پیدا کرنے اور ہنپتی تخلیقات کو وجود میں لانے کی کوئی روایت، کمزور یا مغضوب نہ ہو، اس کا کوئی تاریخی چلن نہ ہو۔ چنان چہ اس روایت یا تاریخی چلن کو گزرنے والی نسل، نئی نسل اور آنے والی نسل کو منتقل کرتی رہتی ہے خواہ اس منتقلی کا طریق کا رزبانی ہو، تحریری ہو یا عملی مظاہرے کا ہو، یہ بات بہت سامنے کی ہے کہ ہر فن یا ہنر کی ایک روایت ہوتی ہے اور جب کسی معاشرے میں کسی فن یا ہنر کی روایت نہیں ہوتی ہے اور وہ فن یا ہنر بقاۓ حیات اور تمیل حیات کے لیے ضروری ہوتا ہے تو اسے دوسرے معاشروں سے قرض لیتے ہیں اور اپنے معاشرے کی نفسی کیفیت کے مطابق اس کو پروان چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی متعدد مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ لین دین کا عمل، مختلف تہذیبوں اور معاشروں کے درمیان، روایات اور سُرم و رواج کی دُنیا میں بھی ہوتا ہے۔ چنان چہ کسی بھی روایت کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کی نظری کسی دوسرے معاشرے میں نہیں ملتی ہے، بہت مشکل ہے۔“

سوال نمبر 5:

کسی ایک موضوع پر مضمون تحریر کیجیے۔

(20)

- (1) وجودیت کے فلسفیانہ نظریات اور اردو ادب پر اس کے اثرات کا جائزہ لیجیے۔
- (2) پاکستانی ادب کیا ہے؟ اس کی تشكیل و روایت اور ارتقائی سفر پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔
- (3) اردو نظم کے جدید رجحانات نے ہمیں کس تجربے سے اور فکر کی کن صورتوں سے آشنا کیا ہے؟ وضاحت کریں۔